OPEN ACCESS: “*EPISTEMOLOGY*”
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11 June 2022

عربی وپنجابی زبان کے لسانی روابط

LINGUISTIC RELATIONS OF ARABIC AND PUNJABI LANGUAGES

Ghulam Mustafa
M.S. Lahore Leads University, Lahore.

Dr. Samiullah
Assistant Professor (Arabic),University of Education,Lahore Jouharabad Campus.

Abstract: This article based on the two Oriental Languages Arabic and Punjabi. Arabic is the Islamic Language and Punjabi is the local language of Punjab either Pakistan or India. In this article firstly the history of Arabic is discussed that how and when it adventured into the sub-continent and then how it is mixed with the people of Punjab whom mother tongue was Punjabi.A number of people specially in Pakistan even don’t understand the meanings of Arabic during Prayer but with the help of Punjabi Language.One more thing, Arabic is the Oldest Language ever also popular and hounrable for Muslims,also the Punjabi language is mostly spoken in all over the Indo Pakistan areas.Like other languages Punjabi language also took many things from Arabic like manuscript etc. I hope this article will help to strengthen the both languages in future. In shaAllah.

Key words: Oriental Languages, Arabic and Punjabi,history of Arabic,Muhammad Bin Qasim,Advent of Arabic in the Sub continent.

زبان انسان کی سماجی اور معاشرتی ضرورتوں کی ایجاد ہے جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ ہر زبان ارتقائی منزلیں سماجی زندگی کے سہارے طے کرتی ہے اور اس کے زیر اثر صورت اور معنی میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ کسی بھی زبان کے عروج وزوال کو قوم کے عروج وزوال کی تاریخ سمجھنا چاہیے۔ جس طرح اقوام وممالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف اپنی ہمسایہ اقوام یا ممالک سے بل کہ دور دراز کی اقوام اور ملکوں سے بھی زیادہ سے زیادہ تعلقات وروابط قائم کریں، اسی طرح زبان کے لیے بھی ضروری ہے کہ دوسری زبانوں سے اس کا ربط وضبط بڑھتا رہے تاکہ ایک دوسرے سے استفادہ اور ترجمے کی راہیں کشادہ ہوتی رہیں۔ اس کے بغیر نہ کوئی قوم بین الاقوامی مسائل میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے اور نہ کوئی زبان۔ اس لیے زبانوں کا ایک دوسرے سے استفادہ کرنا ناگزیر ہے۔

مختلف زبانوں اور بولیوں میں سام بن نوح علیہ السلام سے منسوب مشترک الاصل ''سامی زبانیں'' (عبرانی، سریانی، عربی وغیرہ) اس لحاظ سے منفرد و ممتاز ہیں کہ ان میں آسمانی مذاہب کی کتب زبور، تورات، انجیل اور قرآن مجید نازل ہوئیں۔ جس طرح عبرانی زبان میں موسی علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی، سریانی (آرامی) حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان قرار پائی اُسی طرح عربی زبان میں نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ اسی طرح عربی زبان قرآن واسلام کی زبان کی حیثیت سے ابدی مقام کی حامل ہے۔ عربی زبان کی ابتدا کے حوالے سے عبدالحلیم ندوی لکھتے ہیں:

''آریائی زبانوں کے تین حصے یا بولیاں لاطینی، یونانی اور سنسکرت ہیں۔ اسی طرح سامی زبانوں کو بھی تین حصوں آرامی، کنعانی اور عربی میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آرامی زبان سے کلدانی، اشوری اور سریانی زبانیں پیدا ہوئیں جب کہ کنعانی سے عبرانی اور فینیقی جب کہ عربی زبان سے مضر کی خوب صورت اور فصیح زبان کے علاوہ دوسری بولیاں جنھیں یمنی اور بعض حبشی قبائل بولتے ہیں، وجود میں آئیں۔(۱) قبائل کے مختلف لہجات کے اختلاف کی وجہ سے علمائے لغت نے عربی زبان کو مزید دو حصوں جنوبی عربی زبان اور شمالی عربی زبان میں تقسیم کر دیا ہے۔ جنوبی عربی زبان میں جو یمن میں بولی جاتی تھی، سبا اور حمیر کی زبان شامل تھی۔ فوقیت حمیر کی زبان کو حاصل تھی اس لیے اس کو حمیری زبان بھی کہتے ہیں جب کہ شمالی علاقہ جات میں جو عربی بولی جاتی تھی وہ عدنانیوں کی زبان تھی۔ جاہلی عربی شاعری اسی زبان میں ہے۔''(۲)

عربی زبان قرآن وحدیث، علوم اسلامیہ اور امت مسلمہ کی ہر زمان ومکان میں دائمی ومشترک زبان کی حیثیت سے گزشتہ چودہ صدیوں سے منفرد ابدی وعالمگیر مقام کی حامل چلی آرہی ہے نیز عالم

عرب واسلام کی اکثر زبانوں کا نہ صرف رسم الخط عربی ہے بل کہ ان کے الفاظ واصطلاحات کا وسیع ذخیرہ بھی عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ لہذا عصر جدید میں عربی زبان تمام مسلم ممالک کی سرکاری، قومی اور لازمی تعلیمی زبانوں میں شامل کرنے کی تحریک بھی فیصلہ کن شکل اختیار کر چکی ہے۔ ساٹھ سے زائد مسلم ممالک میں سے بیس سے زائد عرب مسلم ممالک میں عربی زبان کو یہ مقام حاصل ہوچکا ہے اور بقیہ مسلم ممالک میں بھی مختلف دینی، ثقافتی اور بین الاقوامی اسباب وعوامل کی بنا پر عربی ثانوی زبان یا تیسری بڑی زبان کی حیثیت سے فروغ پذیر ہے، اور اگر عربی زبان میں نماز وقرآن پڑھنے والے مسلمانان عالم کے حوالے سے دیکھا جائے تو عصر جدید میں ایک تا ڈیڑھ ارب مسلمان عربی زبان وخط سے وابستہ ہیں۔چناں چہ جنوب مشرقی ایشیا (انڈونیشیا، برونائی، بنگلہ دیش، مالدیپ، ملائیشیا) اور وسط ایشیا (پاکستان، افغانستان، ایران، ترکیہ وبلاد ترکستان) سے عالم عرب نیز مشرقی ومغربی افریکہ کے انگریزی وفرانسیسی دان غیر عرب مسلم ممالک تک عربی زبان واحد مشترکہ دینی اور افریقی رابطہ زبان کی حیثیت سے دیگر ملکی وغیر ملکی زبانوں کے ہم راہ عظیم الشان خصوصی اہمیت اور روز افزوں مقام کی حامل قرار پاچکی ہے۔(۳)

عربوں کی برصغیر پاک وہند (سندھ) میں آمد ۱۵ھ/ ۶۳۶ء میں خلیفہ ثانی حضرت عمر کے دور سے شروع ہوئی جب عُمان کے گورنر عثمان ابن ابی العاص ثقفی نے اپنے بھائی مغیرہ کو ہندوستان کے ساحلوں کا سیاسی اور دفاعی جائزہ لینے کے لیے بھیجا۔(۴) لیکن باقاعدہ مسلمانوں کی آمد عبدالملک بن مروان کے عہد میں ہوئی جب انھوں نے حجاج بن یوسف کو عراق کا وائسرائے مقرر کیا۔ حجاج نے انتظام وانصرام سلطنت کے پیش نظر سندھ کے علاقے میں بھی نئے گورنر اور والی مقرر کیے۔ اس کے بعد جلد ہی ولید بن عبدالملک کے عہد حکومت میں عربوں کی فتوحات کا دائرہ سندھ میں بڑی تیزی سے وسیع ہونے لگا۔(۵)

۹۲ھ/۷۱۱ء میں محمد بن قاسم دیبل پر حملہ آور ہوا توتاریخ میں پہلی مرتبہ عرب وہند کے سیاسی تعلقات کا آغاز ہوا۔ دیبل سے لے کر ملتان کے اوپر تک کے سارے علاقہ پر عرب مسلمانوں کی

حکومت مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہوگئی اور یہ حصہ نہ صرف سیاسی لحاظ سے بل کہ ثقافتی اور تمدنی لحاظ سے بھی برصغیر سے کٹ کر خلافت اسلامیہ کا جزو بن گیا۔ سندھ پر عربوں کی حکمرانی ڈھائی سو سال سے زائد رہی۔ اس دور کی اسلامی فتوحات کی نمایاں خصوصیت سیاسی اقتدار کی حیرت انگیز، تیز رفتار، غیر متزلزل توسیع نہیں بل کہ سیاسی اقتدار کے جلو میں دین اسلام، عربی زبان وادب اور اسلامی علوم وفنون کی دل ربائی اور کار فرمائی ہے۔ عرب پہلے ہی اپنی زبان پر کیا کم نازاں تھے، اسلام نے ''لسان عربی مبین'' کو وہ شرف اور توانائی بخشی کہ اس کی برتری تمام مسلمانوں کے لیے ایک حقیقت بن گئی۔ عام دستور کے مطابق سندھ میں عرب فاتح عربی زبان اور دین اسلام کا سرمایہ لائے۔(۶)

سندھ کے باشندوں نے وادی میں عرب حکومت کے ابتدائی مراحل میں ہی مسلمانوں کی ثقافت کو اپنالیا تھا ۔ انھوں نے عربوں کے رسم ورواج، عادات، لباس حتی کہ ان کی زبان کو جوبین الاقوامی زبان کا درجہ اختیار کر چکی تھی، اختیار کر لیا۔

عربوں نے سندھ میں عربی زبان کو سرکاری حیثیت سے نافذ کیا لہذا تمام سرکاری خط وکتابت عربی زبان میں ہوتی تھی اور یہاں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی زبان کو استعمال کرتا تھا۔ یہ صورت حال سندھ پر عربوں کی حکومت کے تمام عرصہ میں قائم رہی۔ جو عرب جغرافیہ دان اس وادی میں آئے ، انھوں نے لکھا کہ ملتان اوراس کے گردو نواح میں عربی اور سندھی دونوں زبانیں بولی جاتی تھیں۔

ارض پاکستان (مکران، سندھ، ملتان وغیرہ) میں عربوں کے دور حکومت (۶۴۴ء۔۷۱۲ء۔ ۱۰۲۵ء) میں عربی زبان سرکاری وتعلیمی زبان کی حیثیت سے تقریباً چارسوسال تک رائج وغالب رہی۔ نیز عصر غزنوی (۹۹۸ء۔ ۱۱۸۶ء) کے ابتدائی دور میں عربی کو لاہور تا کابل سرکاری زبان کی حیثیت حاصل رہی۔ عصر غزنوی اور سلاطین دھلی سے مغلیہ سلطنت کے زوال تک (۹۹۸ء۔ ۱۸۵۷ء) ساڑھے آٹھ سو سال سے زائد عرصہ میں عربی علمی وشرعی حوالوں سے جزوی یا ثانوی سرکاری زبان کے طور پر رائج رہی جب کہ عربی رسم الخط کی حامل اور عربی الفاظ واصطلاحات سے پُر ''فارسی زبان'' بنیادی سرکاری

وعمومی زبان کی حیثیت سے رائج وغالب رہی۔ اس طویل عرصہ میں ہر تعلیم یافتہ مسلمان بیک وقت عربی وفارسی دان تھا۔

عربوں کے دور حکومت (۶۴۴ء۔ ۱۰۲۵ء) سے سلطنت مغلیہ کے زوال تک (۹۹۸ء ۔ ۱۸۵۷ء) اور برطانوی عہد حکومت (۱۸۵۷۔۱۹۴۷ء) سے آزادی پاکستان تک اور اس کے بعد سے اب تک (۱۹۴۷ء۔۔) عربی رسم الخط ارض پاکستان میں فارسی، اردو نیز تمام قدیم وجدید علاقائی زبانوں اور بولیوں سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی، بروہی، کشمیری اور بلتی وغیرہ کے واحد مشترکہ رسم الخط کی حیثیت سے سرکاری، قومی اور عمومی سطح پر چودہ صدیوں سے رائج وغالب چلا آرہا ہے۔ نہ صرف رسم الخط عربی ہے بل کہ ان کے الفاظ واصطلاحات کا وسیع ذخیرہ بھی عربی زبان سے ماخوذ ہے اور ان زبانوں میں مہارت وقدرت کے حوالے سے عربی صرف ونحو اور زبان وخط کی تعلیم ہمیشہ سے ایک ناگزیر علمی ولغوی ضرورت چلی آرہی ہے۔(۷)

عربی زبان برصغیر میں ارض پاکستان ہی وہ واحد خطہ ہے جسے بہ طور خاص ''منطقۃ اللسان والخط العربی'' (عربی زبان ورسم الخط کا خطہ) قرار دیا جاسکتا ہے۔ عربی زبان قرآن مجید کی زبان ہونے کی بناء پر جس طرح دنیا کے ہر خطے میں اپنا اثر ڈالا اسی طرح برصغیر پاک وہند میں بھی رائج تمام زبانوں فارسی، اردو، پشتو سندھی کے ساتھ پنجابی زبان پر بھی اپنا اثر ڈالا۔

پنجابی زبان پاک وہند میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے۔ خصوصاًپاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی مادری زبان ہے، کیوں کہ یہ زبان قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان اور ہندوستان میں میں تقریباً ۱۵ کروڑ سے زاید لوگ پنجابی زبان بولتے ہیں، اور یہ دنیا کی نویں بڑی زبان ہے۔ یہ زبان قدیم زمانے سے دہلی سے لے کر خیرپور تک اور پشاور سے لے کشمیر تک پائی جاتی ہے۔

زبان جتنے بڑے علاقے میں بولی جاتی ہو اور اس زبان کے بولنے والے جتنے زیاد ہوں، اس زبان کے معیاری یا مرکزی لہجے کے علاوہ اس زبان کے ضمنی اور ذیلی لہجے بھی اتنے زیادہ ہوتے ہیں۔

انگریزی، عربی ، چینی اور دیگر بڑی زبانوں کی طرح پنجابی کے بھی ضمنی وذیلی لہجے ہیں۔ جن میں مشہور لہجے ڈوگری، جھنگوی، دوآبی، ماجھی، پوٹھوہاری، دھنی، ہندکو، جانگلی یا جانگلو، روہتکی، ملوئی یا مالوی، پہاڑی، بانگڑو، بوادھی، گوجری، لاہوری اور بھٹیانی شامل ہیں۔(۸)

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ خطہ برصغیر میں صوفیاء کرام نے لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے لیے پنجابی زبان کا سب سے زیادہ انتخاب کیا۔ جس سے پنجابی زبان کی اہمیت بتدریج بڑھتی گئی اور اس کا ایک نمایاں مقام بن گیا اور یہ نثر وشاعری کی ایک بھرپور زبان بن چکی ہے۔

محمد بن قاسم کے ہاتھوں سندھ کی فتح کے بعد باقاعدہ عوام سے پہلا تعارف تھا۔ ان علاقوں کے رہائشی اپنے فاتحین کی روایات سے متاثر ہونا شروع ہوگئے۔ لہذا مقامی لوگوں نے اپنی مذہبی ضروریات کی وجہ سے عربی زبان سیکھنا شروع کی اور تمام مقامی زبانوں نے عربی رسم الخط میں لکھنا شروع کیا۔ دوسری زبانوں کی طرح پنجابی بھی عربی زبان سے بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ اس نے لکھنے کے لیے عربی خطاطی کا انتخاب کیا اور بہت سارے عربی الفاظ خصوصاً مذہبی الفاظ جوں کے توں استعمال ہونا شروع ہوئے۔(۹)

عربی وپنجابی زبان کا ایک دوسرے سے اثر لینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عربی زبان کے سارے حروف تہجی اَ-ب-ت- ث-ج-ح-خ-د-ذ-ر- ز- س-ش-ص-ض-ط-ظ-ع-غ-ف-ق-ک- ل- م- ن- ھ- و- ی پنجابی میں موجود ہیں جب کہ کچھ پنجابی حروف تہجی بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ ، لھ، مھ، نھ ، ے عربی سے زائد ہیں۔

عربی زبان کے اس خطے میں آنے کے بعد نہ صرف عربی زبان سے دوسری زبانوں نے اثر لیا بل کہ خود عربی زبان نے بھی علاقائی زبانوں سے اثر لیا۔ فقیر حسین فقیر پنجابی زبان کے دوسری زبانوں سے ترکیبی عمل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ پنجابی زبان کی یہ خاصیت بھی ہے کہ وہ ہر زبان سے استفادہ کرتے ہوئے کمال فن کا مظاہرہ کرنے میں ید طولیٰ رکھتی ہے۔ ام السنہ عربی جس سے کہ

پنجابی نے بیشتر لفظی امداد حاصل کی ہے، کے ساتھ بھی اس کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ ذیل کا لفظی نقشہ اسی دعویٰ کی نمائندگی کرتا ہے۔

عربی	پنجابی	اردو
کمال الدین	کماں	کمال الدین
جمال الدین	جماں	جمال الدین
حسن	حسا، حسو	حسن
پاک دامنہ	پاک دوناں	پاکدامنہ

اور ایسے ہی دیگرہزاروں اسماء وافعال موجود ہیں جو عربی، فارسی، ترکی، یونانی، فرانسیسی، انگریزی، پشتو، کشمیری، سندھی سے پنجابی سانچے میں ڈھل کر اُس کی مخصوص شکل وصورت اختیار کرچکے ہیں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جاسکتا کہ یہ زبانیں اس کا منبع ومخرج ہیں۔(۱۰)

ڈاکٹر انعام الحق جاوید عربی وپنجابی کے لسانی روابط کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"پنجاب میں اسلامی مملکت کی بنیادیں صحیح معنوں میں ۱۰۲۱ء میں استوار ہوئیں جب سلطان محمود غزنوی نے ہند و حکمران ترلوچن پال کوشکست دی۔ اسلامی عہد میں جہاں عربی زبان کو مذہبی زبان کا درجہ حاصل تھا، وہاں درس وتدریس، علم وادب، کاروباری اور سرکاری زبان فارسی تھی۔ پنجابی زبان کو اگر ایک طرف عربی نے متاثر کیا تو دوسری طرف فارسی نے۔ یہ پنجابی زبان کا سرمایۂ الفاظ ہی ہے جو کچھ حد تک عربی و فارسی سے متاثر ہوا ہے۔ پنجابی کی صوتیات اور صرف ونحو پر ان زبانوں کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔" (۱۱)

ڈاکٹر انعام الحق پنجابی زبان کے سرمایۂ الفاظ پر عربی اثرات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱) وہ الفاظ جو ساخت اور معانی کے لحاظ سے جوں کے توں اپنا لیے گئے جو زیادہ تر مذہبی اصطلاحات پر مشتمل ہیں۔جیسے فجر، ظہر، مغرب، عشاء، وضو، فرض، سنت، رکوع، سجدہ، تکبیر وغیرہ۔

۲) دوسرے وہ الفاظ ہیں جن کا تلفظ تبدیل ہوچکا ہے لیکن معنی وہی ہیں جیسے پنجابی میں وسل اور عربی میں بصل، پنجابی میں تھوم اور عربی میں ثوم، پنجابی میں بیانہ اور عربی میں بیعانہ، پنجابی میں شالا اور عربی میں ان شاء اللہ، پنجابی میں مسیت جب کہ عربی میں مسجد اور جیسے پنجابی میں ترابی اور عربی میں تراویح ہے۔

۳) تیسری قسم کے وہ الفاظ ہیں جن کے پنجابی میں معنی بالکل بدل گئے ہیں جیسے لفظ حضرت کے معنی عربی میں نزدیک کے ہیں جب کہ پنجابی میں چالاک اور عیار کو حضرت کہتے ہیں، عربی میں مجاور کے معنی پڑوسی کے ہیں جب کہ پنجابی میں اس کے معنی مسجد یا مزار کا رکھوالا کے ہیں اور اسی طرح عربی میں ''صرف'' کے معنی خرچ کرنے کے ہیں اور پنجابی میں بچت کرنا کے ہیں۔(۱۲)

برصغیر میں عربی زبان کے کچھ ایسے الفاظ بھی موجود ہیں جو یونان سے عربی زبان میں شامل ہوئے، جب کہ اب وہی الفاظ عربی زبان میں شامل ہونے کے ناطے پنجابی زبان سے معنی ولفظی طور پر ملتے ہیں، ظفر مقبول اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ عرب دانش وروں نے اپنے زمانۂ عروج میں یونانی علم اور حکمت کی کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے بعض یونانی لفظوں کو اپنی حالت میں ہی رہنے دیا جو بعد میں عربی کے ذریعے اردو اور پنجابی میں شامل ہوچکے ہیں، جیسے:

عربی	پنجابی	اردو	یونانی
قانون	کنون	قانون	کانون
درہم	دم	دام	درہم
قیراط	--	قیراط	کیراتین
صوفی	صوفی	صوفی	سوفو(۱۳)

چند عربی وپنجابی زبان کے لسانی رابطوں کے حوالے سے متفرق الفاظ کی مثالیں:

عربی	پنجابی	اردو
آدم	آدم	آدم

آلات	آلات	آلات
ابلیس	ابلیس	ابلیس، شیطان
اجرک	اجرک	پھول دار چادر(۱۴)
اذان	اذان	اذان
اکرام	اکو	اکرام
اکسیر	اکسیر	اکسیر
ام	اماں	ماں
اجر	اجر	بدلہ، صلہ، روزی دنیا
انسان	انسان	انسان
ان شاء اللہ	شالا	انشاء اللہ
بخشیش	بخشش	بخشش، انعام
برزخ	برزخ	مرتے کے وقت سے دوبارہ اٹھنے تک کا زمانہ
برص	برص	بیماری، پھلہری، کوڑھ
برق	برق	بجلی، روشن ہونا
بشیر	بشیر	خوشخبری دینے والا
بصل	بَسّل/ وسل	پیاز
بصر	بصر	دیکھنے کی قوت/ آنکھ
برقع	برقع	پردا، برقع
بطن	بطن	بڑا پیٹ
بطّ	بطک/ بطخ	بطخ
بلد	بلد	شہر

بلغم	بلگم	بلغم
برج	برج	گنبد، منار، ستون
بیعانہ	بیانہ	بیعانہ
تابوت	تبوت	تابوت
تاریخ	تریخ	تاریخ
تحقیق	تحقیق	تحقیق، جانچ پڑتال
تراویح	ترابی/ تراوی	تراویح
تریاق	تریاق	تریاق
تسبیح	تسبی	تسبیح
تعبیر	تعبیر	تعبیر
تعظیم	تعظیم	عزت کرنا
تعلیم	تعلیم	تعلیم
تعویذ	تاویز،تاویت	تعویز
تفسیر	تفسیر	تفسیر
تقابل	تقابل	آمنا سامنا
تمت	تمت	ختم ہونا
ثالث	ثالث	تیسرا
ثمر	ثمر	پھل، نتیجہ
ثناء	ثناء	حمد
ثوم	دھوم	لہسن
جراح	جراح	سرجن

جزر	گاجر	گاجر
جمعہ	جمعہ	جمعہ
حاکم	حاکم	حکمران
حج	حج	حج، بیت اللہ کی زیارت
خادم	خادم	خدمت گزار
خمیس	خمیس	جمعرات
زکوۃ	زکات	زکوۃ
صابر	صابر	صبر کرنے والا
طالب	طالب	طلب گار
عاشورۃ	عشورا	عاشورہ
عشق	عشق	محبت
غلام	گاما، گلام	غلام
فاضل	فاضل، پاضل	فاضل
فوم	تھوم	لہسن
قرض	قرض	قرض
قفل	قلفی	قلفی
قمیص	قمیض	قمیص
قولنج	قولنج	قولنج
کافر	کافر	انکار کرنے والا
کاتب	کاتب	لکھنے والا
کتاب	کتاب	کتاب

کرامات	کرامتاں	کرامات
کرسی	کرسی	بیٹھنے کی سیٹ، کرسی
کعبہ	کابہ	کعبہ، بیت اللہ
کفن	کفن	کفن
کیمیا	کیمیا	کیمیا
مالک	مالک	مالک
مجلس	مجلس	مجلس
مجاور	مجاور، مجور	مجاور، نگران
محتاج	متھاج	محتاج، ضرورت مند
مدرسہ	مدرسہ	مدرسہ
مسجد	مسیت	مسجد
معراج	مراج/ ماجا	معراج
وارث	وارث	وارث
ہاجرہ	ہاجراں	ہاجرا
وضو	وضو،اوضو	وضو(۱۵)

فتح سندھ کے بعد عربوں نے سندھ میں عربی زبان کو سرکاری حیثیت سے نافذ کیا لہذا تمام سرکاری خط وکتابت عربی زبان میں ہوتی تھی اور یہاں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی زبان کو استعمال کرتا تھا۔سندھ کے باشندوں نے وادی میں عرب حکومت کے ابتدائی مراحل میں ہی مسلمانوں کی ثقافت کو اپنالیا تھا ۔ انھوں نے عربوں کے رسم ورواج، عادات، لباس حتی کہ ان کی زبان کو جوبین الاقوامی زبان کا درجہ اختیار کر

چکی تھی، اختیار کر لیا۔ عربی زبان قرآن مجید کی زبان ہونے کی بناء پر جس طرح دنیا کے ہر خطے میں اپنا اثر ڈالا اسی طرح برصغیر پاک وہند میں بھی رائج تمام زبانوں فارسی، اردو، پشتو سندھی کے ساتھ پنجابی زبان پر بھی اپنا اثر ڈالا۔ پنجابی زبان پاک وہند میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے۔ خصوصاًپاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی مادری زبان ہے، کیوں کہ یہ زبان قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔ عربی زبان کے اس خطے میں آنے کے بعد دوسری زبانوں نے عربی زبان سے اثر لیا بل کہ خود عربی زبان نے بھی علاقائی زبانوں سے اثر لیا۔

حوالہ جات وحواشی

(۱)احمد حسن زیارت، تاریخ ادبِ عربی، مترجم: عبدالرحمن طاہر سورتی، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۶۱ء، ص۵۹

(۲)عبدالحلیم ندوی ڈاکٹر، تاریخ عربی ادب، لاہور: مطبعة العربية، ۱۹۹۹ء، ص۶۳۔۶۶

(۳)مظہر معین، ڈاکٹر، پاکستان میں عربی زبان، لاہور: مرکز الشیخ زاید الاسلامی جامعہ پنجاب، ۲۰۰۳ء، ص۱۹۔۲۰

(۴) عبدالسلام بن محسن بن آل عيسى، دراسة نقدية في المرويات الواردة في شخصية عمر بن الخطاب رضي الله عنه وسياسته الإداريّة، جامعه اسلامية مدينة منورة، طبع اولی، جز1ص 685

(۵)پاکستان میں عربی زبان، ص ۳۲،۳۶

(۶) جامعہ پنجاب، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، دوسری جلد (عربی ادب)، (لاہور، پنجاب یونیورسٹی، طبع اول فروری ۱۹۷۲ء)، باب دوسرا، ص ۲،۳۲

(۷)پاکستان میں عربی زبان، ص۴۰،۴۱،۵۹،۶۰،۶۱

(۸)پاکستان میں عربی زبان، ۱۵؛ محمد جاوید، الخط العربی فی باکستان، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی عربی، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء)، ص۲۳۸۔۲۴۶

(۹) الخط العربی فی باکستان، ص۲۴۹۔۲۵۰

(۱۰) فقیر محمد فقیر، پنجابی زبان وادب کی تاریخ، لاہور: سنگ میل پبلشرز، ۲۰۰۲ء، ص۲۷۔۳۰

(۱۱)انعام الحق جاوید، پنجابی زبان وادب کی مختصر تاریخ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء، ص۳۵

(۱۲)انعام الحق جاوید، پنجابی زبان وادب کی مختصر تاریخ، ص ۳۵۔۳۶

(۱۳)ظفر مقبول میاں، لسانیات، لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، ۱۹۹۸ء، ص۱۲۹۔۱۳۱

(۱۴)پاکستان میں عربی زبان، ص۴۳

(۱۵)عبدالحفیظ بلیاوی، مولانا، مصباح اللغات، کراچی: قدیمی کتب خانہ(بدون تاریخ)؛ محمد جاوید، الخط العربی فی باکستان، لاہور: پنجاب یونیورسٹی؛ اقبال صلاح الدین، وڈی پنجابی لغت، لاہور: عزیز پبلشرز،۲۰۰۲ء، جلد اوّل، ثالث۔